عدالت العظمیٰ آزاد جموں و کشمیر

(اختیار اپیل)

روبرو : چوہدری محمد ابراہیم ضیاء، چیف جسٹس

راجہ سعید اکرم خان، جج

دیوانی اپیل نمبر ۲۰۱۶/۱۲۴

(متدائرہ:۲۰۱۶-۶-۲۲)

۱۔ آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس بذریعہ مسز مہرون نساء، سیکرٹری جنرل، سنٹرل سیکرٹریٹ، ۱۵۲ اصغر مال اسکیم نزد بہبود ماڈل ہائی سکول، راولپنڈی۔

(اپیلانٹ)

بنام

۱۔ سردار میر اکبر، نمائندہ قانون ساز اسمبلی رہائش پذیر بھونٹ، تحصیل وضلع باغ۔

۲۔ اسپیکر قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر۔

۳۔ چیف الیکشن کمشنر آزاد جموں وکشمیر۔

۴۔ سیکرٹری قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر۔

(رسپانڈنٹان)

۵۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) بذریعہ سیکرٹری جنرل، دفتر عباسی پلازہ، چاندنی چوک نزد بینظیر بھٹو شہید ہسپتال، راولپنڈی۔

(ترتیبی رسپانڈنٹ)

(اپیل بخلاف فیصلہ عدالت العالیہ مصدرہ ۱۵ جون ۲۰۱۶ بر عرضی رٹ نمبر ۲۰۱۶/۱۸۱۲)

منجانب اپیلانٹ: سردار عبدالرازق خان، ایڈووکیٹ۔

منجانب رسپانڈنٹ نمبر ۱: راجہ محمد حنیف خان، ایڈووکیٹ۔ (تحریری بحث)

منجانب رسپانڈنٹ نمبر ۲: راجہ انعام اللہ خان، ایڈووکیٹ۔

تاریخ سماعت: ۲۰۱۷-۷-۶

فیصلہ:۔

چوھدری محمد ابراھیم ضیاء، چیف جسٹس: اپیل عنوان بالا فیصلہ عدالت العالیہ مصدرہ ۱۵ جون ۲۰۱۶ء کے خلاف دائر کی گئی ہے جس کی رُو سے عرضی رٹ دائر کردہ رسپانڈنٹ نمبر ۱ منظور کی گئی۔

۲۔ مختصراً حالات و واقعات مقدمہ اسطور ہیں کہ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۱۶ء کو عدالت العالیہ میں ایک عرضی رٹ بدیں مضمون دائر کی کہ وہ حلقہ ایل اے۔۱۵ باغ۔۳ سے مختلف ادوار میں چار دفعہ بطور ممبر قانون ساز اسمبلی منتخب ہوا۔ سال ۲۰۱۵ء میں صدر آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس نے انتخابی مہم کے دوران جماعت کے منشور کی خلاف ورزی کی جس پر رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے جماعتی رکن ہونے کے ناطے تجویز دی کہ جماعت کے منشور کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے جماعت کے ماحول اور آزاد کشمیر میں سیاسی ماحول کی بہتری کی نسبت مثبت اقدامات بھی تجویز کیے مگر جماعتی قیادت نے دی گئی تجاویز پر عمل کرنے کے بجائے اُس کے رویہ کو منفی تصور کرتے ہوئے مورخہ ۲۸ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو اُسے نوٹس اظہار وجوہ جاری کیا، جو کہ جھوٹ پر مبنی تھا۔ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء کو متذکرہ بالا نوٹس اظہار وجوہ کا تفصیلی جواب دیا۔ چونکہ جماعتی قیادت نے رسپانڈنٹ کی تجاویز پر عملدرآمد نہ کیا تھا اس لیے اُس نے ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء کو جماعت کی بنیادی رکنیت سے بھی استعفیٰ دے دیا لیکن جنرل سیکرٹری مسلم کانفرنس نے رسپانڈنٹ نمبر ۱ کے نوٹس اظہار وجوہ کے جواب اور استعفیٰ کو چھپاتے ہوئے مورخہ ۲۶ مارچ ۲۰۱۶ء کو اُس کے خلاف اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو ریفرنس ارسال کیا۔ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے مزید موقف لیا کہ سپیکر قانون ساز اسمبلی نے اُس کو نوٹس اظہار وجوہ جاری کیے بغیر ہی ریفرنس چیف الیکشن کمشنر کو ارسال کر دیا۔ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے مورخہ ۲۵ اپریل ۲۰۱۶ء کو اپنے عذرات روبرو اسپیکر قانون ساز اسمبلی جمع کروائے۔ عذرات کے ساتھ اُس نے اپنا استعفیٰ محررہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء بھی پیش کیا۔ مورخہ ۲۶ اپریل ۲۰۱۶ء کو اسمبلی سیکرٹریٹ نے سیکرٹری جنرل مسلم کانفرنس

سے رسپانڈنٹ نمبر ا کے استعفیٰ کی نسبت تمام دستاویزات کے لیے مکتوب لکھا۔ ریفرنس موصول ہونے پر چیف الیکشن کمشنر نے رسپانڈنٹ نمبر ا کو نوٹس اظہار وجوہ جاری کیا جس پر رسپانڈنٹ نمبر ا نے موقف لیا کہ ریفرنس پیش کرنے سے پہلے نہ تو اُسے سماعت کا موقع دیا گیا ہے اور نہ ہی اسپیکر قانون ساز اسمبلی نے اُس کی نااہلیت بر بنائے انحراف (defection) کی نسبت کوئی رائے قائم کی ہے۔ چیف الیکشن کمشنر نے بروئے حکم محررہ ۱۸ مئی ۲۰۱۶ء ریفرنس اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین ایکٹ ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۲۵ ذیلی دفعہ ۲ کی روشنی میں رائے قائم کرنے کے لیے واپس ارسال کیا۔ رسپانڈنٹ نمبر ا نے عرضی رٹ میں مزید موقف لیا کہ باوجود اس امر کے کہ اُس نے جماعت کی بنیادی رکنیت/نمائندگی سے استعفیٰ دے دیا ہے، اسپیکر قانون ساز اسمبلی نے اُس کی نااہلی کی نسبت کاروائی شروع کر دی ہے۔ رسپانڈنٹ نے استدعا کی کہ اُس کے خلاف کی جانے والی کاروائی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو ہدایت کی جائے کہ وہ اُس کے استعفیٰ کو منظور کرے۔

۳۔ رسپانڈنٹ نمبر ا کے مؤقف کی تردید میں اپیلانٹ روبرو عدالت ہذا نے تحریری عذرات پیش کرتے ہوئے عذر لیا کہ عرضی رٹ خلاف قانون دائر کی گئی ہے۔ ضروری فریقین کو عرضی رٹ میں پارٹی نہ رکھا گیا ہے۔ رسپانڈنٹ عرصہ دراز سے جماعتی پالیسی کی خلاف ورزی کرتا چلا آ رہا ہے۔ باوجود اس امر کے کہ رسپانڈنٹ مسلم کانفرنس کے رُکن کی حیثیت سے ممبر قانون ساز اسمبلی منتخب ہوا اُس نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی بورڈ کے روبرو جماعتی ٹکٹ کے لیے درخواست جمع کروائی جو کہ آئین کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ستمبر ۲۰۱۵ء میں رسپانڈنٹ بر بنائے انحراف از جماعت اپنی نشست اور حیثیت کھو چکا ہے، اس لیے اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو درست طور پر ریفرنس ارسال کیا گیا تھا۔ رسپانڈنٹ نے عرضی رٹ وقت سے پہلے ہی دائر کر دی ہے کیونکہ اسپیکر قانون ساز اسمبلی اور چیف الیکشن کمشنر نے ابھی معاملہ کا فیصلہ کرنا ہے۔ رسپانڈنٹ صاف ہاتھوں رجوع عدالت نہ ہوا ہے اس لیے اُس کی عرضی رٹ قابل اخراج ہے۔ اسپیکر قانون ساز اسمبلی نے بھی عدالت العالیہ میں

عذرات پیش کرتے ہوئے اپیلانٹ کے موقف کی تائید کی۔

۴۔ ضروری کاروائی مقدمہ کے بعد فاضل عدالت العالیہ نے بروئے حکم زیرنزاع مصدرہ ۱۵ جون ۲۰۱۶ء رسپانڈنٹ نمبر ا کی عرضی رٹ منظور کرتے ہوئے رسپانڈنٹان نمبر ۲ و ۴ کو ہدایت کی کہ وہ رسپانڈنٹ نمبر ا کا استعفیٰ مطابق قانون گزٹ میں شائع کرے۔ نیز عدالت العالیہ نے رسپانڈنٹ نمبر ا کے خلاف دائر کردہ ریفرنس بھی کالعدم قرار دے دیا۔

۵۔ سردار عبدالرازق خان، وکیل اپیلانٹ نے اپیل ہذا کے متعلقہ واقعات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے رسپانڈنٹ نمبر ا کے طرزِ عمل کو ہدفِ تنقید بنایا اور اِس بات پر زور دیا کہ رسپانڈنٹ نمبر ا جو آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے جماعتی امیدوار کے طور پر انتخابات 2011ء میں بطور ممبر اسمبلی منتخب ہوئے، جماعت کے آئین اور پالیسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عملاً جماعت سے لاتعلق ہو گئے۔ انہوں نے جماعت کے سالانہ کنونشن اور مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں عدم شرکت کر کے جماعت کے آئین اور پالیسی کی شدید خلاف ورزی کی ہے۔ اس حوالہ سے وکیل اپیلانٹ نے جنرل سیکرٹری جماعت کی جانب سے رسپانڈنٹ نمبر ا کے خلاف اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو پیش کردہ ریفرنس کے مندرجات ضمن نمبر ۲ کا حوالہ بھی دیا۔ وکیل موصوف نے اپنے دلائل کو مزید تقویت دینے کے لیے موقف اختیار کیا کہ رسپانڈنٹ نمبر ا مسلم لیگ (ن) میں شامل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مسلم لیگ (ن) کے جلسوں میں شرکت کی اور شمولیت کا اعلان کیا اور مورخہ ۱۵ مارچ ۲۰۱۶ء کو انہوں نے آئندہ الیکشن کے لیے مسلم لیگ (ن) کے امیدوار کے طور پر جماعتی ٹکٹ کے لیے درخواست وفیس جمع کروائی جس کی تفصیل ریفرنس کے ضمن نمبر ۵ میں درج ہے۔ وکیل موصوف نے اپنے موقف کی تائید میں مختلف اخبارات کے تراشہ جات (منسلکہ اپیل ہذا ضمیمہ "J" صفحات ۹۴ تا ۱۰۱) بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان اخباری خبروں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ا نے جماعتی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک دوسری سیاسی جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اس طرح آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی

الیکشن آرڈیننس ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۵ ذیلی دفعہ (۳) کا اطلاق ہوتا ہے اور رسپانڈنٹ نمبر ا جس جماعت کے انتخابی امیدوار کے طور پر جیت کر ممبر اسمبلی منتخب ہوئے تھے اُس جماعت سے دستبرداری اور لاتعلقی اختیار کرنے کی بناء پر قانون ساز اسمبلی کی رکنیت سے نااہل ہو گئے اور بعد ازاں اسمبلی اجلاس میں اُن کی شمولیت اور مراعات کا حاصل کرنا ایک غیر قانونی قدم ہے۔ فاضل وکیل اپیلانٹ نے مزید دلائل دیئے کہ واضح ثبوتوں کی بناء پر رسپانڈنٹ نمبر ا کو نوٹس اظہار وجوہ جاری کیا گیا جس کے جواب میں وہ کوئی معقول وجہ نہ پیش کر سکا۔ تاہم اس نے اپنی پیش کردہ دستاویزات کی رُو سے جماعت سے لاتعلقی اور انحراف کو تسلیم کیا ہوا ہے جو رسپانڈنٹ نمبر ا کی طرف سے سیکرٹری جماعت کو تحریر کردہ مکتوب محررہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء سے ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح اپیلانٹ کی طرف سے پیش کردہ ریفرنس پر درست کارروائی کرتے ہوئے اسپیکر قانون ساز اسمبلی نے ریفرنس چیف الیکشن کمشنر کو ارسال کیا۔ چیف الیکشن کمشنر اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہے اور خلاف قانون ریفرنس کو اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو واپس ارسال کر دیا جبکہ حالات اور واضح ثبوتوں کی روشنی میں چیف الیکشن کمشنر پر لازم تھا کہ وہ آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے رسپانڈنٹ نمبر ا کو نااہل قرار دے کر خالی ہونے والی نشست پر ضمنی انتخابات کا انعقاد کرواتے مگر چیف الیکشن کمشنر اپنی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہے۔ فاضل وکیل نے فیصلہ زیر نزاع کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے کہا کہ رسپانڈنٹ نمبر ا کی طرف سے عرضی رٹ کی دائری محض نااہلی سے بچنے کے لیے قانون اور عدالتی اختیارات کا ناجائز استعمال ہے۔ فاضل عدالت العالیہ نے واقعات کے صحیح تناظر کو سمجھنے میں قانونی غلطی کھائی ہے اور فیصلہ زیر نزاع میں خلاف قانون ہدایت نسبت منظوری استعفیٰ جاری کی جبکہ عدالت العالیہ پر لازم تھا کہ وہ رسپانڈنٹ نمبر ا کو نااہل قرار دیتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر کو اسمبلی کی خالی ہونے والی نشست پر ضمنی انتخابات کے انعقاد کا حکم دیتی۔ اسطرح اپیل ہذا منظور کرتے ہوئے فیصلہ زیر نزاع منسوخ فرمایا جائے۔ وکیل موصوف نے اپنے دلائل کی تائید میں مطبوعہ مقدمات عنوانی خواجہ نورالحسن بنام کرنل ریٹائرڈ محمد نقی خان'' (پی ایل ڈی ۱۹۹۰ اے جے کے ۴۲) اور خواجہ احمد

طارق رحیم بنام وفاق پاکستان وغیرہ (پی ایل ڈی ۱۹۹۲ سپریم کورٹ ٦٤٦) کا حوالہ دیتے ہوئے استدعا کی کہ فیصلہ زیر اپیل منسوخ کر کے قانون ساز اسمبلی اور چیف الیکشن کمشنر کو رسپانڈنٹ نمبر ا کی اسمبلی رکنیت سے نا اہلی کی کاروائی مکمل کرنے کی ہدایت جاری فرمائی جائے۔

٦۔ دوران دلائل وکیل موصوف سے بار ہا یہ استفسار کیا گیا کہ رسپانڈنٹ نمبر ا کی آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس سے دستبرداری کی تاریخ اور وقت کے تعین کا کیا ثبوت ہے اور کب سے رسپانڈنٹ نمبر ا نے جماعت سے انحراف کیا نیز انحراف کے بعد بطور ممبر اسمبلی اجلاسوں میں شرکت یا مراعات حاصل کرنے کا کوئی ثبوت ریکارڈ پر ہے' تو وکیل موصوف کا اظہار رہا کہ یہ امر اُس کے زبانی دلائل اور اپیل کے ساتھ منسلکہ اخباری تراشہ جات سے ثابت شدہ ہے اور عدالت خود بھی ریکارڈ و ثبوت طلب کر سکتی ہے۔ وکیل موصوف نے مزید کہا کہ اگر عدالت حکم دے تو اپیلانٹ بھی ثبوت پیش کر سکتا ہے۔

۷۔ راجہ انعام اللہ خان، وکیل رسپانڈنٹ نمبر ۳ نے فیصلہ زیر نزاع کو درست قرار دیتے ہوئے اپیل خارج کرنے کی استدعا کی۔ وکیل موصوف نے اپیلانٹ کے دلائل کو خلاف قانون و واقعات قرار دیتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ اپیلانٹ کو نہ تو اپیل دائر کرنے کا کوئی قانونی جواز حاصل ہے اور نہ ہی وہ اپنے مؤقف کی تائید میں کوئی معقول ثبوت پیش کر سکا ہے۔ محض اخباری تراشہ جات کی بناء پر کوئی واقعاتی عمل ثابت نہ ہوسکتا ہے نیز جن اخباری تراشہ جات پر انحصار کیا گیا ہے اُن سے اپیلانٹ کی موقف کی تائید کے بجائے تکذیب ہوتی ہے۔ ریفرنس اور اپیل ہذا محض سیاسی مفادات کے لیے دائر کیے گئے جن کا کوئی قانونی جواز نہ ہے۔ رسپانڈنٹ نمبر ۳ نے قانون کے مطابق درست کاروائی کی ہے۔ جہاں تک فیصلہ زیر نزاع میں منظوری استعفیٰ کی نسبت ہدایت کا تعلق ہے اس سے رسپانڈنٹ نمبر ۳ کا کوئی تعلق نہ ہے کیونکہ استعفیٰ کے معاملہ میں رسپانڈنٹ نمبر ۳ تب ہی قانونی کاروائی کر سکتا ہے جب اسپیکر قانون ساز اسمبلی ریفرنس کو منظور کرتے ہوئے معاملہ بغرض کاروائی ارسال کرے۔

۸۔ وکیل رسپانڈنٹ نمبر ا نے تحریری بحث داخل کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ نئے انتخابات عمل میں آ چکے ہیں۔ رسپانڈنٹ نمبر ا ممبر قانون ساز اسمبلی منتخب ہو چکا ہے۔ ریفرنس کا معاملہ عرصہ ۲۵ جولائی ۲۰۱۱ء تا ۲۵ جولائی ۲۰۱۶ء سے متعلقہ ہے جو کب کا گزر چکا ہے۔ ریفرنس بدنیتی پر مبنی ہے جو مابعد واقعات کی بناء پر غیر مؤثر ہو چکا ہے۔ اپیل ہذا بھی غیر مؤثر اور ناقابل پذیرائی ہے۔ اسطرح بدوں مزید کاروائی اپیل ہذا اسی بناء پر قابل اخراج ہے۔ اپنے موقف کی تائید میں فاضل وکیل نے مطبوعہ مقدمات عنوانی مسماۃ آمنہ بیگم وغیرہ بنام مہر گُل دستگیر (پی ایل ڈی ۱۹۷۸ سپریم کورٹ ۲۲۰)، عبدالرزاق بنام عبدالحمید (پی ایل جے ۱۹۷۹ سپریم کورٹ ۱۶۷)، مسماۃ امات البیگم بنام محمد ابراہیم شیخ (۲۰۰۴ ایس سی ایم آر ۱۹۳۴)، میونسپل کمیٹی چکوال بنام چوہدری فتح خان وغیرہ (۲۰۰۶ ایس سی ایم آر ۶۸۸)، عبدالرشید وغیرہ بنام بورڈ آف ٹرسٹی وغیرہ (۲۰۰۸ ایس سی آر ۴۱۷) اور محمد رمضان بنام محمد لطیف وغیرہ (۲۰۱۳ ایس سی آر ۳۲۶) کا حوالہ دیا۔

۹۔ وکیل موصوف نے معاملہ کے نفسِ مضمون کے حوالہ سے تحریری بحث میں موقف اختیار کیا کہ رسپانڈنٹ نمبر ا نے نہ تو کسی قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور نہ ہی اُس پر نااہلی کی قانونی شق کا اطلاق ہوتا ہے۔ رسپانڈنٹ نمبر ا دائری ریفرنس سے قبل ہی جماعتی اور اسمبلی کی رکنیت سے ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء کو مستعفی ہو چکا تھا۔ اُس نے اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو مابعد دوبارہ بھی استعفیٰ کی استدعا بھیجی اور مورخہ ۶ جون ۲۰۱۶ء کو بھی اطلاع دی کہ وہ رکنیت سے مستعفی ہو چکا ہے۔ تحریری بحث میں یہ موقف بھی لیا گیا کہ رسپانڈنٹ نمبر ا نے عرضی رٹ کے واقعاتی مندرجات کی تائید میں اپنا بیان حلفی بھی شامل کیا جس کی تردید قانون کے مطابق متعلقہ شخص نے نہ کی ہے بلکہ تردیدی بیان حلفی ایسے شخص کا ہے جس کی کوئی قانونی حیثیت نہ ہے۔ اس طرح رسپانڈنٹ نمبر ا کا داخل کردہ بیان حلفی بلا تردید بیان حلفی کی تعریف میں آتا ہے جو واقعاتی امور کی نسبت حتمی طور پر قابل انحصار ہے۔ اس ضمن میں مطبوعہ مقدمات عنوانی محمد شریف خان بنام مرزا فضل حسین وغیرہ (۱۹۹۳ ایس سی آر ۸۸)، محمد ارشد خان بنام چیئرمین

ایم ڈی اے وغیرہ (۱۹۹۷ ایس سی آر ۵)، محمد ریاض خان بنام انسپکٹر جنرل آف پولیس وغیرہ (۲۰۱۰ ایس سی آر ۱۳۱) اور سید قاسم گیلانی بنام یونیورسٹی آف اے جے کے وغیرہ (۲۰۱۵ ایس سی آر ۱۲۳) قابل انحصار ہیں۔

۱۰۔ رسپانڈنٹ نمبر ا کی جانب سے مزید موقف لیا گیا کہ وہ ذاتی طور پر اسپیکر قانون ساز اسمبلی کے پاس پیش ہوا اور باور کروایا کہ وہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء سے جماعت اور اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو چکا ہے۔ جہاں تک اخباری تراشہ جات کا تعلق ہے تو وہ قانوناً قابل انحصار نہ ہیں۔ ریفرنس پر خلاف قانون کاروائی کے اصرار سے رسپانڈنٹ نمبر ا کی شہرت کو نقصان پہنچانا مقصود ہے۔ علاوہ ازیں ریفرنس میں کوئی ایسا موقف نہ ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ا نے اسمبلی میں کوئی ایسا عمل کیا ہے جو نااہلی کی تعریف میں آتا ہے۔ وکیل اپیلانٹ کے دلائل مندرجات اپیل کے مغائر ہونے کی بناء پر ناقابل پذیرائی ہیں۔

۱۱۔ ہم نے دلائل فریقین کو زیر غور لاتے ہوئے معاملہ ہذا کے متعلقہ پیش کردہ جملہ ریکارڈ روبرو عدالت العالیہ و عدالت ہذا کا بنظر عمیق جائزہ لیا ہے۔ ہماری رائے میں معاملہ ہذا میں تمام متعلقین نے اصل حقائق اور نافذ الوقت قوانین کی منشاء پر توجہ دیئے بغیر معاملہ کو غیر ضروری طور پر پُراسرار و پیچیدہ بنا دیا۔ ہر دو فریقین کی طرف سے پیش کردہ موقف اور دستاویزات کی روشنی میں جو حالات و واقعات کی تصویر سامنے آتی ہے اُس کے مطابق رسپانڈنٹ نمبر ا مسلمہ طور پر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے نامزد امیدوار کے طور پر انتخابات ۲۰۱۱ء میں ممبر قانون ساز اسمبلی منتخب ہوئے۔ اپیلانٹ کی طرف سے جاری کردہ نوٹس اظہار وجوہ محررہ ۲۶ اکتوبر ۲۰۱۵ء میں رسپانڈنٹ نمبر ا پر الزام عائد کیا گیا کہ اُس نے ۲۰ اور ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو جماعتی ڈسپلن کی شدید خلاف ورزی کرتے ہوئے کشمیر ہاؤس اسلام آباد میں مسلم لیگ (ن) آزاد کشمیر کے صدر راجہ فاروق حیدر خان، سیکرٹری جنرل اور دیگر عہدیداروں سے ملاقات کر کے مسلم لیگ (ن) میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے جس کی خبریں قومی اخبارات میں شائع ہوئیں مگر رسپانڈنٹ نمبر ا نے قانوناً نااہلی سے بچنے کے لیے مسلم لیگ (ن) میں شمولیت کا کھلے عام

اعلان کرنے سے گریز کیا۔

۱۲۔ رسپانڈنٹ نمبر ا کی جانب سے اس نوٹس اظہار وجوہ کا جواب مورخہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء اس طور دیا گیا کہ مسلم کانفرنس اپنے منشور سے منحرف ہو چکی ہے۔ تاہم جس میٹنگ کے حوالہ سے الزام عائد کیا گیا ہے، اُس میٹنگ میں رسپانڈنٹ نمبر ا نے صدر جماعت کے حکم پر شرکت کی اور میٹنگ میں مسلم لیگ (ن) اور مسلم کانفرنس کے درمیان جماعتی اتحاد کی نسبت عمومی بات چیت ہوتی رہی ہے۔ مسلم لیگ (ن) میں شمولیت کے حوالہ سے نہ تو کوئی میٹنگ ہوئی اور نہ ہی اس کا اعلان کیا گیا۔ کسی اخبار میں اگر اسطرح کی کوئی خبر ہے تو وہ خلاف حقائق ہے جس کی تردید کی جاتی ہے۔ تاہم جماعت کی پالیسی سے اختلاف کی بناء پر رُکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ رسپانڈنٹ نمبر ا نے جواب نوٹس اظہار وجوہ کے ہمراہ جو تحریری استعفیٰ بھیجا (جو عدالت العالیہ کی فائل کے ساتھ صفحہ ۱۶ ضمیمہ "PC" پر موجود ہے) اُس کے مندرجات درج ذیل ہیں:۔

''بخدمت جناب اسپیکر آزاد جموں وکشمیر قانون اسمبلی

اسمبلی سیکرٹریٹ مظفرآباد آزاد جموں وکشمیر

بوساطت جائز

عنوان: استعفیٰ رکنیت اسمبلی ایل۔اے ۱۵ باغ ۳۔

جنابِ والا!

راقم ۲۰۱۱ء کے انتخابات میں آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے ٹکٹ پر ممبر اسمبلی منتخب ہوا تھا۔ راقم کے چند شدید تحفظات تھے جن کا جواب دینے کے بجائے جماعت نے راقم کو شوکاز نوٹس ارسال کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعتی قیادت اصلاح واحوال کے بجائے اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے۔ جس کی وجہ سے جماعت کے ساتھ چلنا ممکن نہ رہا ہے۔

لہٰذا

میں اسمبلی رکنیت سے مستعفی ہوتا ہوں اور صدر جماعت اور جنرل سیکرٹری صاحبہ کو تحفظات کے ساتھ اپنا استعفیٰ جماعت کو ارسال کرتا ہوں۔ بمہربانی میرا استعفیٰ اسپیکر اسمبلی کو

ارسال کیا جائے۔

منجانب

سردار میر اکبر

ممبر قانون ساز اسمبلی حلقہ ایل اے۔۱۵ باغ ۳‘‘

جبکہ اپیلانٹ نے مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۱۶ء کو اسپیکر اسمبلی کے روبرو ریفرنس دائر کیا جس پر اسپیکر قانون ساز اسمبلی نے رسپانڈنٹ نمبر ا کو اسمبلی کی رکنیت سے نا اہل قرار دیتے ہوئے اجراء نوٹیفکیشن کے لیے معاملہ چیف الیکشن کمشنر کو ارسال کیا۔ چیف الیکشن کمشنر نے بروئے حکم محررہ ۱۸ مئی ۲۰۱۶ء معاملہ اسپیکر کو بدیں ہدایت واپس ارسال کیا کہ وہ حالات و واقعات کے تناظر میں فریقین کو سماعت کرنے کے بعد اپنی رائے قائم کرتے ہوئے اگر نااہلی کا معاملہ بنتا ہو تو دوبارہ واپس ارسال کرے۔ جبکہ رسپانڈنٹ نمبر ا نے مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۱۶ء کو عدالت العالیہ میں عرضی رٹ دائر کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ وہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء سے جماعت اور اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو چکا ہے لہذا ریفرنس کی تمام کارروائی خلاف قانون ہے جس کو منسوخ کیا جا کر استعفیٰ کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کی ہدایت فرمائی جائے۔

۱۰۔ درج بالا حالات وواقعات کی روشنی میں دو اہم نکات قابل تصفیہ ہیں:۔

(الف) رسپانڈنٹ نمبر ا کا موقف استعفیٰ از رکنیت آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس و آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی۔ اور

(ب) اپیلانٹ کا موقف نااہلی رسپانڈنٹ نمبر ا بر بنائے انحراف آئین و پالیسی جماعت۔

ان دونوں نکات کے تصفیہ سے قبل ان سے متعلقہ قانونی شقوں کا تذکرہ کیا جانا ضروری ہے۔ جہاں تک پہلے نکتہ کا تعلق ہے تو دفعہ ۲۵ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین ایکٹ ۱۹۷۴ء کے تحت اسمبلی کی

نشست اس صورت خالی قرار پاتی ہے جب ممبر اسمبلی اپنے استعفیٰ کا تحریری نوٹس اسپیکر قانون ساز اسمبلی یا اس کی عدم موجودگی میں سیکرٹری اسمبلی کو ارسال کرے۔ اس آئینی شق کے مطابق نشست اسمبلی ممبر اسمبلی کے استعفیٰ کے نوٹس سے خالی قرار پاتی ہے اور ممبر کے حوالہ سے مزید کسی کاروائی کی ضرورت نہ رہتی ہے۔ قواعد انضباط کار قانون ساز اسمبلی آزاد جموں و کشمیر مجریہ ۱۹۷۵ء کی رُو سے خالی ہونے والی نشست کو پُر کرنے کے لیے اسپیکر پر لازم ہے کہ وہ جلد از جلد اسمبلی کو مطلع کرے۔ سیکرٹری اسمبلی فوری طور پر گزٹ میں اطلاع نامہ نسبت استعفیٰ شائع کرتے ہوئے اطلاع نامہ کی ایک نقل چیف الیکشن کمشنر کو بھیجے گا تاکہ وہ خالی نشست پُر کرنے کے لیے اقدامات کرے۔

۱۱۔ جہاں تک دوسرے نکتے کا تعلق ہے اس حوالہ سے آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی (الیکشن) آرڈیننس ۱۹۷۰ء کی دفعہ ۵ ذیلی دفعہ (۳) بذیل درج ہے:۔

> "(3) If a person having been elected to the Azad Jammu and Kashmir Legislative Assembly as a candidate or nominee of a political party, withdraws himsefl from that party, he shall, from the date of such withdrawal, be disqualified from being a member of the Assembly for the unexpired period of his term unless he has been re-elected at a bye-election held after his disqualification.

اس قانونی شق کے مطابق ممبر اسمبلی کا رکنیت سے محرومی کا اطلاق اُس کی جماعت سے انحراف / دستبرداری کی تاریخ سے عمل میں آئے گا۔

۱۲۔ معاملہ ہذا میں رسپانڈنٹ نمبر ۱ کی اسمبلی سے نااہلی بر بنائے ریفرنس اپیلانٹ کی نسبت بنیادی واقعاتی امر یعنی تاریخ دستبرداری از جماعت کا تعین لازمی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ اس ضمن میں وکیل اپیلانٹ نے عدالت کی معاونت کرنا گوارہ نہ سمجھی اور بارہا استفسار کے باوجود

محض اتنا کہا کہ یہ امر حالات سے ثابت شدہ ہے اور اگر عدالت مناسب سمجھے تو ثبوت پیش کر دیا جائے گا۔ قانون کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق واقعاتی امور کی نسبت ثبوت پیش کرنے کی ذمہ داری اُس فریق پر ہوتی ہے جس نے ان واقعات پر عدالت میں انحصار کیا ہوتا ہے اور اگر فریق اپنی ذمہ داری نہ نبھائے تو ایسے واقعاتی امور کا فیصلہ اُس کے حق میں نہیں کیا جا سکتا۔

۱۳۔ اپیلانٹ کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا کہ اخباری تراشہ جات کی روشنی میں رسپانڈنٹ نمبر ا مسلم کانفرنس سے دستبردار ہو کر مسلم لیگ (ن) میں شمولیت اختیار کر چکا ہے۔ گو کہ قانون کے مسلمہ اصولوں کے مطابق محض اخباری رپورٹس اور خبریں قابل انحصار نہ ہیں جب تک کہ اُن کو دیگر شواہد اور واقعات سے ثابت نہ کیا جائے، لیکن اس کے باوجود ہم نے اخباری تراشہ جات کا بغور جائزہ لیا۔ ان تراشہ جات سے یہ حتمی طور پر ثابت نہ ہوتا ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ا نے مسلم کانفرنس سے دستبرداری کا اعلان کیا۔ بظاہر بعض میٹنگز میں مسلم لیگ (ن) کی قیادت کے ساتھ رسپانڈنٹ نمبر ا کا شریک ہونا پایا جاتا ہے لیکن محض کسی دوسری سیاسی جماعت کے جلسوں میں شرکت اس بات کا ثبوت نہ ہے کہ وہ جماعت سے دستبردار ہو چکا ہے۔ ان اخباری تراشہ جات میں سے مورخہ ۱۶ نومبر ۲۰۱۵ء کو شائع شدہ خبر کے مطابق رسپانڈنٹ نمبر ا نے اعلان کیا کہ حتمی فیصلہ کا اعلان بعد میں کرے گا۔ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۵ء کی خبر کے مطابق رسپانڈنٹ نمبر ا مسلم لیگ (ن) میں شمولیت کا اعلان فلور کراسنگ کے ڈر سے نہ کر سکا۔ اسی روز کے ایک اور اخبار کی خبر کے مطابق رسپانڈنٹ نمبر ا نے بند کمرے میں مسلم لیگ (ن) میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اسی طرح اسی روز کے اخبار ''کشمیر لنک'' کی خبر کے مطابق ''میر اکبر کا ن لیگ میں شمولیت کا حتمی فیصلہ۔ اسمبلی نشست بچانے کے لیے اعلان آئندہ برس متوقع''۔ ایک اور اخبار ''کشمیر پوسٹ'' کی خبر کے مطابق ''ممبر اسمبلی سردار میر اکبر کا (ن) لیگ میں شمولیت کا فیصلہ۔ باضابطہ شمولیت کا اعلان اسمبلی کی مدت ۹۰ دن سے کم ہونے پر آئندہ اپریل میں کریں گے''۔ بالفرض اگر اپیلانٹ کی طرف سے پیش کردہ ان اخباری تراشہ جات کو زیر غور لایا بھی جائے تو تب بھی یہ اپیلانٹ

کے مؤقف کو ماسوائے ایک افواہ کے کوئی قانونی تقویت فراہم نہ کرتے ہیں۔ ایک ہی معاملہ میں مختلف اخبارات میں متضاد خبریں شائع ہوئیں جن کی کوئی قانونی حیثیت نہ ہے۔ مزید برآں ان خبروں کے مطابق رسپانڈنٹ نمبر ۱ کی جانب سے آئندہ برس یا اسمبلی کی مدت ۹۰ دن سے کم ہونے پر آئندہ اپریل میں مسلم لیگ (ن) میں شمولیت کے حتمی فیصلہ کا عندیہ دیا گیا۔ اس طرح قانون کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ان ناقابل انحصار، مبہم اور متضاد خبروں سے یہ تعین کیا جانا ممکن نہ ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے کس تاریخ کو جماعت سے دستبرداری دی۔

۱۴۔ جبکہ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے جماعت اور اسمبلی کی رکنیت سے متعلق جو موقف لیا ہے اولاً تو اس نسبت کسی ثبوت کی ضرورت نہ ہے کیونکہ مستعفی ہونے والا ممبر اسمبلی خود بارہا تحریری طور پر اس امر کا اظہار کر چکا ہے کہ وہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء سے جماعت اور اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو چکا ہے۔ مزید برآں اس بات کی تائید رسپانڈنٹ نمبر ۱ کی جانب سے شامل کردہ بیان حلفی اور تحریری استعفیٰ (ضمیمہ "I" منسلکہ اپیل ہذا) اور جواب نوٹس اظہار وجوہ سے بھی ہوتی ہے۔ عرضی رٹ کے ساتھ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے ضمیمہ "PG" بھی شامل کیا ہے جس کے مطابق رسپانڈنٹ نمبر ۱ کے استعفیٰ سے متعلق کاغذات مورخہ ۲۵ اپریل ۲۰۱۶ء کو سیکرٹری اسمبلی کے دفتر میں موصول ہوئے۔ اسی طرح مورخہ ۲۵ اپریل ۲۰۱۶ء کو رسپانڈنٹ نمبر ۱ کی طرف سے اسپیکر قانون ساز اسمبلی کو تحریر کردہ مکتوب میں بھی درج کیا گیا کہ اُس نے نوٹس اظہار وجوہ جاری ہونے پر مورخہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء کو رکنیت جماعت و اسمبلی سے استعفیٰ دے دیا ہے جس کی کاپی مکتوب کے ساتھ شامل ہے۔

۱۵۔ رسپانڈنٹ نمبر ۱ نے ان سارے واقعات کی تائید میں اپنا ذاتی بیان حلفی بھی شامل کیا جبکہ اس کی تردید میں رسپانڈنٹ نمبر ۱، ۲ و ۳ (روبرو عدالت العالیہ) نے مورخہ ۲ جون ۲۰۱۶ء کو جو جواب دعویٰ پیش کیا اُس میں ان امور کی نہ تو تکذیب کی گئی اور نہ ہی قانوناً متعلقہ شخص نے بیان حلفی شامل کیا۔ جواب دعویٰ کے ساتھ راجہ گل مجید خان، ایڈووکیٹ نے اپنا بذیل جواب حلفی شامل کیا:۔

"That the contents of written statement from Para No.1 to last are true and correct to the best of my knowledge and belief"

جبکہ وکیل موصوف نے جن حالات کی نسبت بیان حلفی داخل کروایا ہے بظاہر اُن واقعاتی امور کا انہیں براہ راست علم نہیں ہوسکتا ہے اور نہ ہی وہ بیان حلفی دینے کے مجاز ہین۔ اس حوالہ سے اپیلانٹ کا ذاتی بیان حلفی ہی قابل انحصار ہوسکتا ہے۔ اس طرح وکیل رسپانڈنٹ نمبر ا کا موقف کہ عرضی رٹ میں جو بیان حلفی رسپانڈنٹ نمبر ا نے داخل کیا ہے وہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے، وضع کردہ قانونی نظائر کی روشنی میں قابل پذیرائی ہے۔

۱۶۔ بالا حالات و واقعات کے تناظر میں یہ قرار دینے میں ہم کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ اپیلانٹ واقعاتی امر کہ رسپانڈنٹ نمبر ا کس تاریخ سے جماعت سے دستبردار ہوا' ثابت کرنے میں ناکام رہا جبکہ رسپانڈنٹ نمبر ا کا یہ موقف کہ وہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء کو اسمبلی اور جماعت کی بنیادی رکنیت سے مستعفی ہوچکا ہے' مسلمہ ہے اور کسی ثبوت کا محتاج نہ ہے۔ اس طرح چونکہ اپیلانٹ کی طرف سے دائر کردہ ریفرنس مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۱۶ء سے قبل ہی رسپانڈنٹ نمبر ا کا جماعت اور اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہونا ایک مسلمہ امر ہے۔ ہمارے نکتہ نظر میں نہ صرف فریقین بلکہ دیگر متعلقین بھی غیر ضروری امور میں الجھے رہے جبکہ معاملہ صرف رسپانڈنٹ نمبر ا کے استعفیٰ کا رہ جاتا تھا۔ اس حوالہ سے متعلقہ قانونی دفعات کا تذکرہ کیا جاچکا ہے۔

۱۷۔ رسپانڈنٹ نمبر ا کے واضح موقف کے پیش نظر اس امر کا تعین لازمی ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ا کے رکنیت جماعت اور اسمبلی سے استعفیٰ کو کب سے مؤثر سمجھا جائے اور اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ جہاں تک رسپانڈنٹ نمبر ا کی رکنیت اسمبلی کا تعلق ہے اس ضمن میں دیگر کسی ثبوت کی ضرورت نہ ہے کیونکہ اُن کے اپنے مؤقف کے مطابق وہ اُس جماعت سے جس کے امیدوار کے طور پر وہ ممبر اسمبلی منتخب ہوئے سے مورخہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء کو دستبرداری کے بعد اسمبلی کی رکنیت سے نااہل قرار پاتے ہیں۔

رسپانڈنٹ نمبر ا کے مؤقف کی روشنی میں اسپیکر اسمبلی اور چیف الیکشن کمشنر اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں ناکام رہے۔

۱۸۔ ان حالات کے تناظر میں دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ا کا رکنیت اسمبلی سے استعفیٰ کب سے مؤثر ہوگا۔ قانون کی سادہ تعبیر کے مطابق جس تاریخ کو استعفیٰ کا نوٹس اسپیکر اسمبلی یا اس کی عدم موجودگی میں سیکرٹری اسمبلی کو موصول ہوگا، استعفیٰ اُس تاریخ سے، مؤثر قرار پائے گا اور مابعد کی کاروائی کا تعلق اس نشست کو خالی قرار دے کر ضمنی انتخابات کے انعقاد سے ہے۔ جبکہ معاملہ ہذا میں یہ مابعد کے تمام مراحل ناممکن ہو چکے ہیں کیونکہ نئے انتخابات عمل میں آ چکے ہیں۔ اگر آئندہ اس نوعیت کا کوئی معاملہ عدالت میں آتا ہے تو اس نکتہ پر غور و غوض کیا جا سکتا ہے مگر معاملہ ہذا میں یہ نکتہ محض علمی بحث کا رہ جاتا ہے۔

۱۹۔ جیسا کہ ہم اوپر تذکرہ کر چکے ہیں کہ حالات و واقعات اور پیش کردہ ریکارڈ کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشّمس اور رسپانڈنٹ نمبر ا کی خود تسلیم شدہ ہے کہ وہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء سے مسلم کانفرنس کی رکنیت سے دستبردار ہو چکا ہے۔ اس لیے یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ ضمنی الیکشن کے انعقاد سے فرار کے لیے کچھ اقدامات انتہائی ہوشیاری سے کیے گئے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب یہ اقدامات ناممکن ہو چکے ہیں۔ تاہم رسپانڈنٹ نمبر ا کے خود اپنے تسلیم شدہ مؤقف کی روشنی میں جماعت کی رکنیت سے دستبرداری کی تاریخ سے مابعد قانون کا اطلاق لازمی ہے۔ اور اس سے صرفِ نظر ممکن نہ ہے۔ ان حالات کی روشنی میں عدالت العالیہ کا فیصلہ زیر نزاع میں استعفیٰ کی منظوری کی ہدایت جاری کرنا غیر ضروری عمل ہے۔ جبکہ مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر یہ قرار دیا جاتا ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ا خود اپنے پیش کردہ موقف کے مطابق ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء سے مسلم کانفرنس کی بنیادی رکنیت سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ اسطرح آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی آرڈیننس ۱۹۷۰ء کی دفعہ ۵ ذیلی دفعہ (۳) کی منشاء کے مطابق ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء تاریخ انحراف / دستبرداری از جماعت تعین ہوتی ہے اور اس تاریخ سے

رسپانڈنٹ نمبر ۱ اپنی جماعت سے دستبرداری/انحراف کی بناء پر متذکرہ قانونی دفعہ کے عمل پذیر ہونے کی بناء پر رُکن اسمبلی کے بقیہ عرصے کے لیے نااہل قرار ہوئے اور اس تاریخ کے بعد وہ ممبر اسمبلی نہیں رہے۔

۲۰۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ قانون و آئین کی منشاء کے مطابق رُکن اسمبلی کی مسلمہ دستبرداری کی تاریخ سے ہی نااہلی کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ بقیہ مراحل کا تعلق صرف آئین کی منشاء کے مطابق اگر ضروری ہو تو ضمنی انتخابات کے ذریعے نشست کو پُر کرنے سے ہے۔ یا اگر جماعت سے انحراف / دستبرداری کا معاملہ متنازعہ ہو تو اس کے تعین کے لیے اسپیکر قانون ساز اسمبلی تحت قانون بقیہ کاروائی عمل میں لائین گے جبکہ رُکن اسمبلی کے اپنے مسلمہ مؤقف کے مطابق تاریخ دستبرداری/انحراف جماعت سے بقیہ عرصے کے لیے اُن پر نااہلی کا اطلاق مؤثر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے کہ نااہلی یا استعفیٰ کی بناء پر نشست خالی ہونے کی صورت میں اُس کو پُر کرنے کے لیے جو اقدامات کیے جانے ہوتے ہین وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب نا قابل عمل اور ناممکن ہیں اس لیے اُن قانونی اقدامات کے کیے جانے پر اصرار کرنا یا ہدایت جاری کرنا ایک بے معنی عمل ہے جس کی قانوناً کوئی جوازیت نہ ہے۔

۲۱۔ جہاں تک فریقین کی جانب سے پیش کردہ نظائر کا تعلق ہے تو ماسوائے قانونی نظائر نسبت بیان حلفی واخباری رپورٹس، دیگر قانونی نظائر مقدمہ ہذا کے خصوصی حالات و واقعات پر منطبق نہ ہوتے ہیں جن کے تجزیے اور تذکرے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔

۲۲۔ اس طرح اپیل ہذا جزوی طور پر منظور کرتے ہوئے فیصلہ زیر نزاع میں اس حد تک ترمیم کی جاتی ہے کہ رسپانڈنٹ نمبر ۱ مورخہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء سے مسلم کانفرنس کی بنیادی رکنیت سے مستعفی / منحرف ہونے کی بناء پر بربنائے اطلاق متذکرہ بالا قانونی دفعہ اس تاریخ سے رکنیت اسمبلی سے نااہل ہو چکے۔ اپیل ہذا اسطور یکسو کی جاتی ہے۔ خرچہ مقدمہ بذمہ فریقین رہے گا۔